

کے آگے رکھا۔ اس وقت آئند کمار کے دل میں وسو سہ پیدا ہوا۔ اتفاقاً و پل متی گندھر اس وقت مندر میں آگئے۔ انہوں نے بھگوان کی پوجا کی۔ اس وقت آئند کمار نے بدل متی گندھر سے پوچھا کہ اے مہاراج میرے دل میں وساں اٹھا ہے کہ پرتما تو دھات پاشاں کی ہے اور ظاہر اجتنی انگ ہے سو یہ پوجنے والے کو کیسے بھل دیتی ہے تب گندھر مہاراج نے فرمایا۔

دوہا

- ۱۔ بھاد شما شبح جیو کے اچھیں کارن پائے
پاپِ من تن سے بندھے یوں بھا کہو جن رائے
- ۲۔ جن پر نامن پن بہو بندھے ایتھا نائے
تن بھاون کوتت ہے جن پر تما جگ ما ہے
- ۳۔ بیڑا گ مدرا زکھ شدھ آدمے بندھ مذہبہ
وہی بھا و کارن مہما مہا پن کی با نہہ
- ۴۔ راگِ ولیش بر جت امل شکھ د کھدا نا نہہ
در پن دست بھگوان ہیں یہ آنوار ما نہہ
- ۵۔ تن کو چیوں دھیان جپ سنتی پوجاوی بدھان
سمحل پھلن خ بھا و سوں سہی با تم جان

۶۔ یہ پی شپھی کرت کر قم جن و رجب اچیت

تم پی سکی اسٹر کچھے شیخ بھاون کو دیرت

ترجمہ ۱۔ بھوگوان نے ایسا کہا ہے کہ کوئی مخلوق بدون علم کے
شمیں وہتا۔ انسان کے نیک و بد خیالات علت کے ملنے پر ہوتے ہیں۔
جیسی علت نیک و بد ان کو ملتی ہے ویسے ہی جیو کے نیک و بد خیالات
ہوتے ہیں۔

ترجمہ ۲۔ بھوگوان کی مورتی سے نیک خیالات کے سوائے اور
کچھ نہیں پیدا ہوتا اور اس لئے وہ نیکی کی علت ہے۔

ترجمہ ۳۔ بیت راگ یعنی اس شخص کی جس کے راگ و دلش
سب ختم ہو گئے ہیں مورتی کو دیکھ کر عقل خدھ ہوتی ہے اور پھر وہی
شدھی نیک اعمال کا کارن ہوتی ہے۔

ترجمہ ۴۔ یہ دل میں سوچو کہ بھوگوان کی مورتی مثل آئینہ کے ہے
۔ جس قسم کامنہ بنانا کر آپ اس میں دیکھیں گے اسی قسم کامنہ اس میں
دکھائی دیگا۔ یعنی جب آپ راگ دلش سے رہت اپنے آپ کو اس
میں دیکھیں گے تو ویسے نظر آؤں گے۔

ترجمہ ۵۔ آپ دل میں جاؤ کہ جب بھوگوان کی مورتی کو آپ
درپن کی طرح دیکھیں گے یا اس کا خیال کریں گے یا آپ ایسا غور

کریں گے۔ یا سق کریں گے، یا پوچھ کریں گے تو آپ اپنے ہی خیالات سے پہل پھلیں گے۔

ترجمہ ۶۔ اور اگرچہ صانع کی بنا تی ہوئی بھگوان کی مورتی اجتنب ہے مگر وہ نیک دل کے اندر نیک خیالات کے پیدا کرنے والی ہے ایسا تم جانو۔

ایک اور مثال سنئے۔ فرض کرو کہ ایک مردہ بیسوا (بازاری عورت) کوششان بھوئی میں لا کر رکھا۔ اس کا دل دادہ افسوس کرتا ہے کہ اگر یہ جسم زندہ ہوتا تو میں خوب بھوگ بلاس کرتا۔ ایک ٹھٹا جو اسی موقع پر وہاں پہنچتا ہے کہتا ہے کہ اس کو کیوں آگ میں رکھتے ہیں۔ اس کو میں کھایتا۔ ایک سادھواں کو دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس بیسوانے ایسا جسم پر کر جپ تپ نہ کیا۔ اس طرح اجتنب ان اگل دیکھ کر مختلف خیالات پیدا ہوئے اور پھر ان کو خیالات کے موافق پہل ملا۔ لیکن رندی باز مرکرڑک میں گیا۔ ٹھٹ کو بھوگ لگی اور سادھوسو رگ میں گیا۔ یہ سب خیالات کا پہل ہے اس طرح اگرچہ بھگوان کی مورتی جزوستو ہے مگر وہ نیک خیالات پیدا کرنے کا سبب نہیں ہے۔ اور سب سے سبب پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شپر نہیں ہے اور جیسے چنان منی رتن سے جو جزوستو ہے میں باعث گھرت پہل ملتے ہیں۔ اسی طرح یہ جزو مورتی بھی دل کی مراد

کو پورا کرتی ہے۔ اور جس طرح کلپ برکش بھل دلتا ہے۔ یہ بھی بھل دیتی ہے اور متر اور اوشدھی (دوائی) اگر من کی اچھیا پوری کرتی ہے اور روگ کو دور کرتی ہے۔ ایسے ہی یہ سورتی پاپ کے دور کرنے والی ہے اور جزوستو کی لوگ پوجا تعظیم کرتے ہیں۔ جیسے کہ راجہ پتھر کو راجا کا حکم مان کر اس کی تعظیم کرتے ہیں اور جارج چشم کی تصویر کو ٹوپی آتار کر سلام کرتے ہیں۔ ایسے ہی تم بھی پر ماہتا کی تعظیم و تکریم کرنی سکھو۔

گندھر مہاراج نے اس طرح اور بھی اپدیش دیا۔ راجہ آنند کمار کی جس سے تسلی ہوئی۔ گندھر مہاراج نے تینوں لوکوں میں جو بھگوان کے مندر ہیں بتائے اور سورج کے بہان میں بھی بھگوان کی پرتما بتائی۔ جو رتن کی طرح چمکتی ہے۔ اور اس پرتما کی سورج بھی پوجا کرتا ہے۔ یہ معلوم کر کے آنند کمار صبح و شام اپنے گھر کے کوٹھے پر چڑھ کر اگھو دینا اور استی کرتا۔ اور دن دیوار راجہ کو دیکھ کر شہر اجودھیا میں رواج چل پڑا کہ اس وقت سورج اپا سک یا آفتاب پرست کا نہ ہب چلا۔ سچ کہا ہے کہ تیتھاراجہ تھا پر جا، جیسا راجہ کرتا ہے ویسا ہی پر جا کرتی ہے۔ راجہ اس طرح تارک الدنیا ہو گیا۔ ایک روز وہ پر راجہ تما جوگ آس میں لگا ہوا تھا کھڑا تھا کہ کمٹھ کے جیونے جو ساتویں نزک سے آ کر شیر ہوا تھا اس پر حملہ کیا۔ منی مر کر سولھویں سورگ میں گئے۔

اب جو جبودی پر میں بھرت کھنڈ کافی دلش اور بیمار سُنگری بستی
 ہے اس کا رجہ بسوئین کا شپ اس کا گوت اور رکھواک جس کا بنس ایسا
 کھشتہ ری راجہ بتا ہے۔ وہ راجہ تین گیان والا ہے۔ یعنی منی گیان، شرتی
 گیان اور مکن پر یہ گیان، یعنی معمولی انسان سے زیادہ الگ گیان جو من
 پر یہ یعنی دوسرے کے دل کا بھید جان لینا بھی وہ جانتا ہے۔ بامادیوی
 اس کی حورت ہے اور بہت خوبصورت اور بڑی سو شیلا ہے اور آداب
 و ادوار سے بھی واقف ہے۔

ایک دفعہ سودھرم اندر نے اپنے دھن پتی (خزانچی) سے کہا کہ
 آج بھگوان کے پیدا ہونے میں چھ ماہ باقی ہیں اس لئے تم کو چاہیے کہ
 بناں شہر میں پہنچ کر آٹھر یہ کرو۔ چنانچہ دیوتاؤں نے رتوں کی بارش
 کی۔ جس میں ساڑھے تین کروڑ رتن بر سے، کلپ برکشوں کے چھوٹے
 بر سے، گندھورک کی برشا ہوئی، وندھوی شید ہوئے، خند بر وھو جے
 بجے کریں اس طرح پانچ آٹھر یہ چھ ماہ تک ہوتے رہے۔ ان کو دیکھے
 کر بہت سے انسانوں نے اپنا مت تبدیل کر لیا۔ یعنی وہ کاذب
 الاعقاد نہ تھے۔ جیسیں ہو گئے چھ ماہ کے بعد ایک روز صح صادق کو بامادیوی
 کو سولہ پیٹے آئے یعنی اس نے (۱)۔ ایرادت ہاتھی، ۲۔ برشب (تیل)،
 ۳۔ کیسری شیر، ۴۔ منیوں کا آسن، ۵۔ دو مالا پھولوں کی، ۶۔ ادیا چل

پر نکلیں ہوا سورج، ۷۔ ٹھلا ہوا چاند، ۸۔ جل میں تیرتا ہوا چھلیوں کا ایک
 جوڑا، ۹۔ منہ ڈھکے ہوئے ٹکس، ۱۰۔ ٹھلے ہوئے کمبل، ۱۱۔ گرجتا ہوا
 سندھ، ۱۲۔ دیوبمان، ۱۳۔ مکھندر بیاسانپ، ۱۴۔ رتوں کا ڈھیر، ۱۵۔
 سونے کے دلکش اشنان کرنے کے لئے، ۱۶۔ آگ بغیر دھوئیں کے۔
 یہ خواب دیکھ کر بامار یوئی اٹھی، خواصنوں نے اپنے اچھے راگ
 گائے بھگوان کی انتی کی وہ صحیح کے وقت راجہ لشومن کے پاس گئی۔
 راجہ سے آتا دیکھ کر بڑا خوش ہوا اور آدھا سکھاسن بیٹھنے کو دیا۔ رانی نے
 راجہ سے کہا کہ آج مجھے سولہ خواب آئے ہیں۔ آپ ان کی تعبیر
 بتاؤیں۔ انہوں نے اپنے اودھ گیان سے جانا کہ شری پارس ناتھ جی کا
 جنم ہوگا اور اس طرح بیساکھ بیدی دوچ بیساکھا پختہر میں بھگوان
 کا گر بھو مقرر ہوا۔

سو ہرم اندر نے سُرگ میں بچارا کہ پر بھو پارس ناتھ کا جنم
 بیارس نگری میں ہوگا۔ اُن نے کا اجل یعنی پہاڑوں کے رہنے والی اور
 روچک یا سنی یعنی کو بصورت عورتیں، شری، بیہری، دہری، کرتی، بدھ
 دیوی، چھپی دیوی کو خدمت کے واسطے مقرر کیا یہ دیویوں کے نام تھے یعنی
 کسی کا یہ کام تھا کہ صحیح اٹھ کر بھگوان کی ماتا کو اشنان کراتی تھی۔ کوئی
 بھوجن بناتی تھی کوئی آسن بچاتی تھی۔ کوئی گرمی میں ہوا کرتی تھی، کوئی

لوری دیتی تھی۔ کوئی آئینہ ہاتھ میں لئے کھڑی تھی غرضیکہ یہ سب خدمات وہ کرتی تھیں اور ماٹا کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیتی تھیں۔ چنانچہ ماٹا کا رنگ نہ تو زرد ہوا اور نہ اس کے پیٹ میں کوئی بل پڑا۔

پنج آشہر یہ نو ماہ بیک ہوتے رہے۔ کیوں ہوست پر شوں کے بیدا ہونے کی یہ علامات تھیں کہ ان کا گھر روپے پیسے سے بھر جاتا تھا وغیرہ وغیرہ، غرضیکہ اس طرح بھگوان کا جنم پوہ بدی ادا کو حضرت عیسیے سے ۷۷۷ برس پیشتر ہوا۔

جیں شاستروں میں لکھا ہے کہ جس وقت بھگوان کا جنم ہوا اس وقت آسمان صاف تھا۔ کہیں بادل وغیرہ نہ تھے صبح کو مختدی مختدی ہوا چلتی تھی۔ لوگ سکھی تھے سورگ لوکوں میں گھنٹے بجھنے لگے، جوش دیوتا ناد بجانے لگے۔ پتیر یوں نے بھرنی بھائی۔ دیوتاؤں نے کلپ برکشوں کی بارش بر سائی۔ اندام کا پئنے لگے۔ دیوتاؤں کے بیک چمکنے لگے۔ اندر نے اودھ گیان سے جانا کہ بھگوان کا جنم بیارس نگری میں ہوا سب دیوبنک سے آئے اور بھجن گانے لگے۔

بھجن

بطرز: آج شنگن منا و ببر کے

باما دیوی تے سُت جایو
اشو سین گھر آند آیو

سُر پتی آن رتن برسا یو
 اندر اپنی ناٹک چھایو
 داس بیس پر بھوگن گایو
 آندہ سے مل کے مل کے
 اور سب اس طرح ناج رنگ کر کے اپنے گھروں کو رخصت
 ہوئے۔

ایسے ایسے موقعوں پر دیوتاؤں کا آنا اور کھیل تماشہ کرنا کچھ تھی
 بات نہیں۔ جیسیں شاستروں میں تو لکھا ہے کہ شری دیو آگمی منی کے وقت
 یعنی ۵۶ء سے دیوتاؤں کا زمین پر آتا ہے اور اس وقت سے لوگوں کی
 ذہانت کم ہوتی گئی اور جیسیں شاستروں کا لکھنا شروع ہوا۔ پہلے لوگ جیسیں
 شاستروں کو زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ جیسیں شاستر سنکرتوں پر اکرت میں
 چند بدھ یعنی اشعار میں ہوا کرتے تھے۔ وہ چندوں کو یاد کر لیا کرتے
 تھے۔ اس وقت لوگوں کی ذہانت بڑھی ہوتی تھی۔ ایک ایک آدمی کے
 اسی سوسو شاستر یاد ہوا کرتے تھے۔ اس زمانے میں جیسیں شاستروں
 کی بڑی مہما تھی۔ اور ان کے پڑھے ہوؤں کی بڑی قدر تھی۔ علاوہ
 جیسوں کے دیگر قوم کے شاستروں سے بھی دیوتاؤں یا فرشتوں کا زمین
 پر آنامعلوم ہوتا ہے۔ شری کرشن جی اور بندھ دیو جی کی لاکھ بستاروں غیرہ
 پڑھنے سے حضرت محمد صاحب کاشق المقر وغیرہ مجذہ دیکھنے سے آپ کو
 معلوم ہو گا کہ فرشتے زمین پر آتے تھے۔ کیا یہ سب لوگ جھوٹے ہیں؟

میں ایسا مانے کو تیار نہیں۔

ان لوگوں و مہاتماؤں میں اسی علتی ضرورتی کے سورگ لوگوں کے دیوتا اور بہشتی فرشتے زمین پر آن کر ان سے ملتے تھے۔

جنم ہونے کے بعد بھگوان کی تربیت شروع ہوئی۔ واسیاں جو بھگوان کی سیوا کیا کرتی تھیں ان کو لوگ اُس زمانہ میں دیویاں کہا کرتے تھے۔ آج کل کے زمانہ کا کوئی آدمی پوچھئے کہ ان کا نام دیویاں کیوں تھا؟ درحقیقت پہلے زمانے کے لوگ بڑے موقعہ شناس و قدردان تھے۔ وہ خدمت گار لوگوں تک کو دیو اور دیویاں کہا کرتے تھے۔ چنانچہ کہاں کو چودھری اور نائی کو اُستاد جی چوڑے کو مہتر وغیرہ ناموں سے پکارتے تھے۔ اس طرح خدمت گار لوگوں تک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرتے تھے اور یہی ان کا برا بھاری مستحقاً تھا جو آج تک چنانچہ ہے۔

آخر بھگوان پارس ناٹھ جی آٹھ سال کے ہوئے۔ بھگوان کارنگ نیل درن کا ہوا۔ جیسا کہ لوگ شری کرشن جی کا بتلاتے ہیں۔ بھگوان کے جسم میں پسند نہ آتا تھا اور ان کے بدن پر ایک سو آٹھ شمشاد لکھن تھے۔ یعنی چھتر، چنور، سکھاں، وحجا، وغیرہ کے نشان تھے۔ ایک سو سال کی عمر تھی، بھگوان نے سب دیا تھوڑے ہی عرصہ میں سیکھ لئے

تمیں۔ بلکہ جنین شاستروں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ وہ تمن گیان سے سہت پیدا ہوئے تھے۔ اور سب ارہست دیواریے ہی ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں وہ معمولی انسان تو ہوتے ہی نہیں ان غیر معمولی انسانوں میں غیر معمولی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ تمن گیانوں میں سے دو گیان (متی گیان اور شریٰ گیان) تو سب لوگوں میں ہوتے ہیں۔ متی گیان وہ ہوتا ہے جو انسان و حیوان اپنے پانچ خواص خس اور دل سے جاتے۔ اور شریٰ گیان وہ ہوتا ہے جو متی گیان میں قوتِ تمیزہ اور متحیله کے شامل کرنے سے جاتے۔

مثلاً آپ نے کان کے ذریعہ سے جانا کہ کوئی شخص راگ گار ہا ہے۔ لفظ گانا سن کر یہ معلوم ہوا کہ کچھ گار ہا ہے یہ متی گیان ہے اور پھر اس میں قوتِ تمیزہ اور متحیله ملانے سے یہ بات کہنا کہ یہ تو مالکوں راگ ہے یا ہندوؤں ہے۔ ایسا جانے کو شریٰ گیان کہتے ہیں۔ متی اور شریٰ گیان کو منطق میں مشاہدہ اور تجربہ کہتے ہیں اور ہر دو گیان سب انسانوں میں ہوتے ہیں۔ باقی رہا اودھ گیان۔ یہ ارہست دیوؤں میں جنم سے ہی ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اپنے اور دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہو جاتا ہے۔